صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قرآن پاک اور نعتِ مصطفےٰ

07-November-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

منقول ہے: جب کسی مجلس میں بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت سے باز رکھے گا۔(القول البدیع، ص۲۷۸ ملتقطاً)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم الکبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع "قرآن پاک اور نعتِ مصطفٰے" ہے، جس میں ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور وہ خصوصیات جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً قرآن کریم میں کہیں آپ کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **سِرَاجًا مُّنِیْرًا** فرمایا گیا۔ کہیں آپ کو **یٰسٓ** و **طٰہٰ** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **مُزَّمِّل و مُدَّثِّر** فرمایا گیا، الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے ان کے متعلق سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت علِیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تین دن بعد ایک اعرابی مسلمان روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور قبرِ انور کے ساتھ لپٹ گیا پھر کچھ مٹی اپنے سر (Head) پر ڈال کر یوں عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے جو کچھ فرمایا: ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اللہ کریم نے آپ پر قرآن نازل فرمایا جس کے (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 64) میں ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ ۵، النسآء: ۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تو یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) ظلم کیا ہے اس لئے میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں تاکہ آپ میرے حق میں مغفرت کی دُعا فرمائیں۔ اعرابی کی اس فریاد کے جواب میں، حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور سے آواز آئی کہ اے اعرابی! تو بخش دیا گیا ہے۔ (وفاء الوفاء للسمهودی، الفصل الثانی فی بقیة ادلة الزیارة ... الخ، ۲/ ۱۳۶۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ **"جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔"** اُس اَعرابی (دیہاتی) کا گِریہ و زاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبر دار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی حاجت مندوں کی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ لہذا ہمیں بھی اس پاکیزہ گھر کی حاضری کے لئے تڑپتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو اس میں جابجا نعتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظر آتی ہے، اگر قرآنِ کریم کو محبتِ رسول کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے ہر ہر حرف میں نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف نظر آتی ہے، اگر قرآن کریم کو اطاعتِ رسول میں ڈوب کر دیکھا جائے تو جگہ جگہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت دیکھائی دیتی ہے، الغرض حمدِ الٰہی ہو یا عقائد کی آیات، گذشتہ انبیائے کرام کے واقعات ہوں یا ان کی امتوں کے احوال، قرآنِ پاک کا ہر موضوع (Topic) اپنے لانے والے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ اَلْغَرَض! پورے کا پورا قرآن ہی حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت اور شان بیان کرتا نظر آتا ہے، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 30 سورہ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شُمار خوبیاں عطا فرمائیں (پ۳۰، الکوثر: ۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خلق پر (تمہیں) افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی (عطا فرمایا)، نسبِ عالی بھی (دیا)، نبوت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی، کتاب بھی (عطا فرمائی اور)، حکمت بھی، (سب سے زیادہ) علم بھی (دیا اور) (سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی، حوضِ کوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی (دی اور) مقام محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے اور) اعدائے دین (دشمنانِ اسلام) پر غلبہ بھی (آپ کو عطا کیا) کثرتِ فتوح بھی (آپ کے لیے ہیں) اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں (آپ کو ایسی عطا فرمائی) جن کی نہایت نہیں۔ (خزائن العرفان، ص: ۱۱۲۲، ملخصًا)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رب ہے مُعطِی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(حدائق بخشش، ص ۴۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کوثر سے کیا مراد ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ کوثر میں موجود لفظِ **"الکوثر"** "کثیر" سے مبالغہ ہے، یعنی "بہت بھلائی" "الکوثر" جس لفظ سے بنا ہے وہ ہے "کثیر" اور "کثیر" کی ضد ہے "قلیل" ہم اللہ

پاک کی قلیل چیزوں کو شمار نہیں کر سکتے تو کثرت کا کیسے حساب لگا سکیں گے، کیونکہ اللہ پاک پارہ 5 سورہ نساء آیت نمبر 77 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌۚ

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! تم فرمادو کہ دنیا کا ساز وسامان تھوڑا سا ہے (پ:۵، النساء:۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب ذرا غور کیجئے! دنیا کا سامان ہے کتنا؟ دنیا میں حیوانات، نباتات، جمادات کی صورت میں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں در اربوں چیزیں ہیں جو دنیا کا سامان ہیں اور ہمارے شمار سے باہر ہیں، جب تمام دُنیاوی سازو سامان کو کثیر کے بجائے قلیل فرمایا گیا تو ان فضائل و کمالات کی عظمت و کثرت کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا جو اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائے، کیونکہ ان کیلئے لفظِ کثیر نہیں بلکہ لفظِ کوثر بیان فرمایا گیا ہے یعنی کثیر در کثیر (یعنی ایسی کثرت کہ جس کا اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا)۔ ظاہر ہے کہ جب ربِّ کریم کے ہاں وہ شے جو قلیل ہے ہم اسے شمار نہیں کر سکتے تو جو فضائلِ نبوی کثیر سے بھی بڑھ کر کوثر ہیں اس کا شمار کون کر سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے فضائل کی کوئی حد نہیں۔ (مقامِ رسول، ص:۱۴۱تا۱۴۲ملخصاً)

کنجی تمہیں دی اپنی خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۸،۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآن کریم میں بیان کردہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اور اوصاف کے بارے میں سن رہی تھیں، ربّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی۔ کہیں کئی کئی آیات میں حضور کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت محبوب کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے، کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے۔ کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت و رفعت کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی، کہیں محبوب کی نمازوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے تو کہیں محبوب کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا۔ الغرض پورا کلامِ الٰہی حضور کی تعریف بیان کرتا نظر آتا ہے۔

سورۂ والضحیٰ ہی کو دیکھ لیجئے یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی دو آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی ہے۔

چنانچہ

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی

جب پردہ ڈالے۔ (پ:۳۰، الضحیٰ:۱، ۲)

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ آیئے ان میں سے کچھ سنتی ہیں۔ چنانچہ

عاشقِ رسول حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ "روح المعانی" میں لکھتے ہیں:

1. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نمازِ چاشت کی قسم اور "وَاللَّیْل" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نمازِ تہجد کی قسم۔
2. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خوشی کے وقت کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے غم کے وقت کی قسم۔
3. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے اس وقت کی قسم جب آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں کے ساتھ ملاقات میں مشغول ہوتے ہیں اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے اس وقت کی قسم جب آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کی تنہائی میں اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ (روح المعانی، الجزء:۳۰، ص ۵۲۱)

جبکہ حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

4. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے نبی اکرم نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمالِ عقل کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا سے ظاہری وفات کی قسم۔
5. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے: آپ کے اس نورِ علم کی قسم جس سے پوشیدہ غیب بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے: آپ کے وہ غیوب جو پوشیدہ ہیں۔
6. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے: آپ کے اہل بیت کے مردوں کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے: آپ کے اہل بیت کی خواتین کی قسم۔

7. ”وَالضُّحٰی“ سے مراد ہے مُصطَفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور ”وَالَّیْل“ سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیاہ زلفوں کی قسم۔ (تفسیرکبیر، ۱۱/۱۹۱ ماخوذاً)

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی آخری تفسیری قول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحےٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں شَمس و ضُحٰی فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیْل فرما کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کُنڈل دار (یعنی خم دار) سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجئے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: **وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾** (پ۲۵، الزخرف:۸۸) تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ(۷۲)﴾ (پ۱۴، الحجر: ۷۲) ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس شہر کی قسم یاد فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱)﴾ (پ۳۰، البلد: ۱) ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ الْعَصْرِۙ(۱)﴾ (پ۳۰، العصر: ۱) ترجَمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

وَالْعَصْر ہے تیرے زماں کی قسم ‌‌‌‌‌‌ لَعَمْرُكَ ہے تیری جاں کی قسم

وَالْبَلَد ہے تیرے مکاں کی قسم ‌‌‌‌‌‌ تیرے رہنے کی جا کا کیا کہنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ‌‌‌‌‌‌ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص فرماتے ہیں تو اسے ایسے خاص انعامات عطا فرماتے ہیں، جس سے اس کی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز اور جدا ہو جائے اور وہ کمالات اور مراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چنے ہوئے درباریوں کو وہ عطا فرمانے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز فرماتا ہے اسی طرح پروردگارِ عالم نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مشرف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف الفاظ کے ذریعے اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

☆سورہ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ الله** فرمایا☆تو سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 33 میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو "**مصطفیٰ**" قرار دیا گیا۔☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 179 میں "**مجتبیٰ**" فرمایا☆تو سورۂ جن آیت نمبر 27 میں آپ کو "**مرتضیٰ**" کے لقب سے یاد کیا گیا۔☆سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل**☆تو سورۂ مائدہ آیت نمبر 15 میں آپ کو "**نور**" فرمایا گیا۔☆سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں "**بُرہان**"☆تو سورۂ احزاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو "**خاتمُ النبیین**" فرمایا گیا۔☆سورۂ احزاب آیت نمبر 45 میں "**حاضر و ناظر**"، "**سراجِ مُنیر**" اور **داعی اِلَی الله** (یعنی اللہ پاک کی طرف بلانے والا) فرمایا گیا۔☆سورۂ یٰس آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "**یٰس**"☆تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں **طٰہٰ** فرمایا گیا۔☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں **بشیر** (خوشخبری سنانے والا) اور "**نذیر**" (ڈر سنانے والا) فرمایا گیا ہے۔☆سورہ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو "**مُزَّمِّل**"☆تو سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے۔☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مومنوں پر اپنا "**احسان**" قرار دیا☆تو سورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام عالمین کیلئے "**رَحمت**" قرار دیا۔☆سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو "**صاحبِ خُلُقِ عظیم**" فرمایا☆تو سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 میں **صاحبِ معراج** فرمایا گیا۔☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 33 میں "**دعائے ابراہیمی**"☆تو سورۂ صف آیت نمبر 6 میں "**بشارتِ عیسیٰ**" فرمایا گیا۔☆سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں "**صاحبِ کوثر**"☆تو سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 79 میں "**صاحبِ مقامِ محمود**" قرار دیا گیا۔ الغرض پورا قرآن ہی اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں نازل فرمایا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفٰے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ قرآن کریم میں خود ربّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرمارہا ہے، اپنے محبوب کے اوصاف، شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں ذکر کرکے اس بات کی طرف اشارہ فرمارہا ہے کہ یہ کوئی عام ہستی نہیں ہے، بلکہ میرا محبوب سب سے اعلیٰ ہے، میرا محبوب دونوں جہاں کا سردار ہے، میرا محبوب ہر وصف میں لاجواب ہے، میں نے جتنی صفات دیگر نبیوں کو عطا فرمائی ہیں، وہ سب میں نے اپنے محبوب کو ایک ساتھ عطا فرمادی ہیں تاکہ میرا محبوب سب سے بالا ہو جائے۔

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۳۸تا۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مزید آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیات سنتی ہیں:

اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ (پ:۳، آل عمرن:۳۳) ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ نے چن لیا آدم کو

جبکہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مرتبۂ محبوبیت سے نواز کر ظاہر فرمایا دیا کہ میرا محبوب تمام چیزوں سے افضل ہے۔

اسی طرح اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۳۱)

جبکہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو کچھ سکھایا اس کے بارے میں ارشاد فرمایا:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ مَاكَانَ وَمَا یَكُوْن کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (پ ۲۷، رحمٰن: ۳، ۴)

تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ یہاں انسان سے مراد دو عالَم کے سردار محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور بیان سے "مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہو گا، کا بیان مراد ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوّلین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے تھے۔

(صراط الجنان، ۹/ ۶۲۷)

اس سے معلوم ہوا کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ تمام مخلوق سے زیادہ ہے۔

امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

ہے کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

شعر کی وضاحت: اے شفاعت فرمانے والے آقا! جو مرتبہ آپ کے رَبِّ کریم نے آپ کو عطا فرمایا وہ آج تک نہ کسی کو ملا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو ملے گا اور حد ہوگئی کہ وہ رُبُّ العالمین ہو کر آپ کے شہرِ پاک، آپ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اور آپ کی مبارک زندگی کی قسم یاد فرما رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس، فضائل اور خصوصیات بزبانِ قرآن سن رہی تھیں، یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو ان کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے؟ حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں ارشاد فرماتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِہٖ عَلَیْہِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ،** یعنی اللہ کریم کا جو فضل حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے، اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۱/ ۱۰۳)

آیئے! حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے بارے میں مزید سنتی

ہیں: چنانچہ

اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی، تو ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب غیر مسلموں کو عذاب سے مہلت دی، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ ۹، الانفال: ۳۳)

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

اَنْتَ فِیْہِم نے عَدُوْ کو بھی لیا دامن میں عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص ۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معراج کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (پ ۷، الانعام: ۷۵) تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی

حضرت سَیِّدُنا سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس سے آسمانوں اور زمین کی نشانیاں مراد ہیں اور وہ اِس طرح کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیتُ المقدس کے صخرہ (پتھر) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے تمام آسمانوں کا مشاہدہ کھول دیا گیا یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کا معائنہ فرمایا پھر آپ کے لئے زمین کا مشاہدہ کھول دیا گیا یہاں تک کہ

آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائبات دیکھے۔(تفسیر خازن، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۵، ۲/۲۸ ملتقطاً)

اس آیت میں معراجِ ابراہیمی کا ذکر ہے، حضرت ابراہیم کو عظیم معراج ہوئی مگر ہمارے آقا، حضور سیدُ العالمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بہت بڑھ کر معراج ہوئی حتّٰی کہ حضور پر نور "دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى" کے مقام پر فائز ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے پتھر (Stone) سے پانی جاری فرمایا:

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًاؕ ترجَمۂ کنزالایمان: فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔

(پ: ۱، البقرۃ: ۶۰)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

جبکہ ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں سے اس قدر پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو افراد نے اسے پیا اور وضو کیا۔ یہ معجزہ پتھر سے پانی نکلنے والے معجزے سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے اور نہریں جاری ہوتی ہیں اور گوشت سے اس قدر پانی جاری ہونا مُعجِزہ ہے۔ آیئے! مکمل واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

6ہجری میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عُمرے کا ارادہ کر کے مدینۂ منورہ سے مکہ مُکرمہ کیلئے روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے میدان میں پڑاؤ کیا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے حدیبیہ کا کنواں خشک ہو گیا اور حاضرین پانی کے ایک ایک قطرہ کے لیے محتاج ہو گئے۔ اس وقت رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا دریائے رحمت میں جوش آگیا اور آپ نے ایک بڑے پیالے میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے اس طرح پانی کی نہریں جاری ہو گئیں کہ پندرہ سو کا لشکر سیراب ہو گیا۔ لوگوں نے وضو و غسل بھی کیا جانوروں کو بھی پلایا تمام مشکوں اور برتنوں کو بھی بھر لیا پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ میں سے دستِ مبارک کو اٹھالیا اور پانی ختم ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ لوگ کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ پندرہ سو کی تعداد میں تھے مگر پانی اس قدر زیادہ تھا **لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا** اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تو سب کیلئے یہ پانی کافی ہو جاتا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲ /۴۹۳، حدیث: ۳۵۷۶ ماخوذاً)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اسراف سے بچنے کے متعلق چند نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند نکات سنتی ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضو میں بہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۹/ ۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ

السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔ (سُنَنِ ابن ماجه، کتاب الطهارة و سننها، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء۔۔الخ ۱/ ۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالاِتّفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆بعض اسلامی بہنیں چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتی ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِر ا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہیں۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔ ☆سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لیں۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆اِستعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو ☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسری اسلامی بہن کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔